مجموعۂ نعت

# حرفِ مدحت

طفیل احمد مصباحی

دبستان نوابیہ عزیزیہ
قاضی پور شریف

حرفِ مدحت
طفیل احمد مصباحی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# حرفِ مدحت

(مجموعۂ حمد و نعت)

شاعر

محمد طفیل احمد مصباحی

[ناشر]

دبستانِ نوّابیہ عزیزیہ

قاضی پور شریف، ضلع فتح پور (ہسوہ) یوپی

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ


نام کتاب : حرفِ مدحت (مجموعۂ حمد و نعت)

شاعر :محمد طفیل احمد مصباحی

نظر ثانی : تاج الشعراء، ادیب لبیب جناب سید محمد نور الحسن نور نوّابی عزیزی، دام ظلہ العالی

کمپوزنگ : محمد حسن اختر برکاتی مصباحی 9113322802

تزئین کار :احمد رضا مصباحی (سرلاہی، نیپال) 7007693082

صفحات :۱۳۰

تعداد :۱۱۰۰

سنِ اشاعت : دسمبر ۲۰۱۸ء

ناشر : دبستانِ نوّابیہ عزیزیہ، قاضی پور شریف، ضلع فتح پور (ہسوہ) یوپی

قیمت :.......


## ملنے کا پتہ

آستانہ عالیہ نوّابیہ، قاضی پور شریف، ضلع فتح پور، (ہسوہ) یوپی

قاری اخلاق احمد فتح پوری منگرے مئو، اٹائلی، ضلع فتح پور (ہسوہ) یوپی

۹۴۱۵۴۹۴۴۹۲

**محمد طفیل احمد مصباحی**

سبحان پور کٹوریہ، عمرپور، بانکا (بھاگل پور) بہار

۸۴۱۶۹۶۰۹۲۵

# شرف انتساب

شمس العارفین، بدر الکاملین،
فخر السالکین، قدوۃ الواصلین،
عاشقِ سید المرسلین
حضرت الحاج صوفی **سیّد توّاب علی شاہ**
حسنی، عزیزی، جہانگیری، منعمی، ابوالعلائی رضی اللہ عنہ

کے نام
گر قبول افتد زہے عزو شرف

یکے از خدام نوابی
**محمد طفیل احمد مصباحی**

# پیش لفظ

شاعری کا مطالعہ اور خوب صورت اشعار یاد کرنے کا شوق بچپن سے تھا، لیکن یہ بات میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھی کہ باضابطہ شعر وسخن کے میدان میں قدم رکھ کر کوئی مجموعہء کلام قارئین کی بارگاہ میں پیش کرنے کا اتفاق ہوگا۔ یہ اللّٰہ تبارک و تعالیٰ کا خاص فضل وکرم اور اس کے حبیب جناب محمد مصطفیٰ صلی اللّٰہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی چشم عنایت ہے کہ آج یہ فقیر اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں ممدوح کائنات صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف کا گلدستہ "حرفِ مدحت" کی شکل میں لے کر اپنے باذوق قارئین کو دعوتِ مطالعہ دے رہا ہے۔ میں نے شاعری کی ابتدا سہرانویسی اور منقبت نگاری سے کی ہے، اس کے بعد غزل کے صحراؤں کی کچھ دن خاک چھانی ہے۔ اسی دوران چند نعتیہ کلام کہنے کا بھی شرف حاصل ہوا ہے۔ لیکن باضابطہ نعت گوئی کا شعور اور پاکیزہ جذبہ استاذ محترم، تاج الشعراء، ادیب عصر جناب سید محمد نور الحسن نور فتح پوری دام ظلہ العالی کی علمی وادبی صحبت سے عطا ہوا۔ اگر کوئی پوچھے کہ "آپ کو نعت گوئی کا سلیقہ وجذبہ کہاں سے ملا ہے تو میں بلا تامّل جناب سید نور الحسن صاحب قبلہ کا نام پیش کر دوں گا"۔

اس فقیرِ بے نوا کے پاس شعر وسخن کا جو کچھ بھی سرمایہ ہے، وہ بدرالکاملین، سراج العارفین، فخر السالکین حضرت الحاج صوفی سید توّاب علی شاہ علیہ الرحمہ والرضوان کی بافیض نگاہوں کا کرشمہ اور آپ کے فرزند ارجمند سیدی وسندی جناب سید محمد نور الحسن نور کی عنایتوں کا نتیجہ ہے۔

اس اعترافِ حقیقت کے ساتھ یہاں اس امر کا اظہار بھی ناگزیر ہے کہ

زیر نظر مجموعۂ کلام اس لائق تو نہیں تھا کہ اسے طباعت و اشاعت کے مراحل سے گذار کر قارئین کی بصارتوں کی نذر کیا جا سکے، مگر استاذ محترم جناب سید نور الحسن نور نوّابی عزیزی دام ظلہ کی اصلاح و نظر ثانی نے اسے لائقِ اعتبار اور قابلِ اشاعت بنا کر احسانِ عظیم فرمایا۔ ہم ان کے شکر گذار اور منّت شناس ہیں۔

یہ فقیر ابھی شعر و سخن کا ایک ناتجربہ کار اور نو آموز طالب علم ہے، قدم قدم پر غلطیوں کا امکان موجود ہے۔

اس لیے قارئین کی بارگاہ میں بصد احترام عرض کرتا ہوں کہ اس مجموعے میں جہاں کہیں لفظی، معنوی اور شرعی خامی نظر آئے، شاعر یا مصلح کو ہدفِ ملامت اور نشانۂ تنقید بنانے کے بجائے اطلاع فرمائیں، ان شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کر دی جائے گی۔

پیکر علم و اخلاق جناب قاری اخلاق احمد فتح پوری کی بے لوث محبّتوں کا میں دل کی گہرائیوں سے شکر گذار ہوں کہ ان کی بے لوث محبّتیں اور اخلاص مندانہ رفاقتیں میرے سمندِ ہمّت کو ہمیشہ مہمیز لگاتی ہیں اور ہمیشہ کام کرتے رہنے کا حوصلہ بخشتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب مکرّم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سید نور الحسن نور صاحب قبلہ، آپ کے برادر اصغر سید محمد مجیب الحسن مجیب صاحب اور قاری اخلاق احمد صاحب کے علم و عمل اور عمر و اقبال میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے۔ آمین۔

**دعا گو و دعا جو:**

**محمد طفیل احمد مصباحی**

۲۸/دسمبر ۲۰۱۸ء

# ”حرف مدحت“ حرف حرف ثنا

جناب مولانا طفیل احمد مصباحی، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور کے فاضلِ جلیل و عالمِ نبیل ہونے کے ساتھ ساتھ ایک کامیاب و باکمال ادیب اور ایک قادر الکلام و زودگو شاعر بھی ہیں۔ شعبۂ تصنیف و تالیف سے بھی ان کا خاص لگاؤ ہے۔ کئی کتابوں کے مصنف و مؤلف بھی ہیں۔ یعنی موصوف ہمہ جہت شخصی اوصاف سے متّصف ہیں۔

مقامِ اطمینان و مسرت ہے کہ طفیل مصباحی نے ادھر ادھر کی باتیں نہ کر کے اپنے روئے سخن کو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور محبوبان بارگاہ خداوندی کی طرف مرتکز رکھا، اکثر ان کے قلم زر نگار سے بہترین نظمی و نثری ادب پارے تخلیق پاتے رہتے ہیں، انکے کلام میں بلا کی کشش اور جاذبیت پائی جاتی ہے جو اپنے قاری کو تادیر اپنے سحر سے باہر نہیں نکلنے دیتی۔ موصوف کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ کلام پڑھو تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی دریا بلا روک ٹوک کسی خوبصورت دھن میں کوئی خوبصورت سا گیت گاتا ہوا منزل کی جانب رواں دواں ہے۔ بیان کی یہ روانی ہر ایرے غیرے کو ارزاں نہیں ہوتی۔ میں طفیل مصباحی کو بہت بہت مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انکا مجموعۂ نعت "حرف مدحت" بہت جلد مرحلۂ طباعت سے گزر کر اہل شوق کی آنکھوں کا سرمہ بننے جارہا ہے۔ میں دعاگو ہوں کہ اللہ رب العالمین ان کے مجموعہ کلام کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور انکے علم و فضل، عمر اور رزقِ سخن میں خوب خوب برکتیں عطا فرمائے نیز ان کی جملہ مہمات سہل تر فرمائے اور خدمت دین کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی کریم الامین۔

**دعاگو**

**سید محمد نور الحسن نور نوابی**

آستانۂ عالیہ نوابیہ قاضی پور شریف فتحپور ہسوہ یوپی انڈیا

**ربّنا ، یا ربّنا ، یا ربّنا ، یا ربّنا**
**صرف تو ہے لائقِ حمد و ثنا یا ربّنا**

لفظِ ”کن“ سے دونوں عالم تونے ہی پیدا کیے
تیری قدرت عقل سے ہے ماورا یاربّنا

عالمِ امکان کو تو نے سجایا خوب ہے
تونے بخشی چاند، تاروں کو ضیا یاربّنا

اول و آخر بھی تو ہے ،ظاہر وباطن بھی تو
تیری کچھ ہے ابتدا، نے انتہا یا ربّنا

خالقِ لوح و قلم، اے صانعِ کون و مکاں
توہی تو ہے مالکِ ہر دوسرا یاربّنا

قادر وقیّوم بھی ، معبود بھی ،مسجود بھی
ساری دنیا تجھ کو کہتی ہے خدا یاربّنا

تو انیسِ بیکساں ہے ، توکریم و کار ساز
اہلِ حاجت کا تو ہی حاجت روا یاربّنا

تیری ہیبت سے ملائک کانپتے ہیں دم بدم
تو ہے بے شک قاہر و فرماں روا یارَبّنا

آیتِ "الحمد" سے یہ راز ظاہر ہو گیا
صرف تو ہے لائقِ حمد و ثنا یارَبّنا

ذرّہ ذرّہ ، قطرہ قطرہ، منہمک تسبیح میں
مچھلیاں دریاؤں کی محوِ ثنا یارَبّنا

ماں سے زیادہ توشفیق و مہرباں مخلوق پر
سب کو حاصل تیری رحمت کی ردا یارَبّنا

شکر تیرا سارے عالم پر بڑا احساں کیا
بھیج کر تو نے محمد مصطفیٰ ﷺ یارَبّنا

اپنے پیغمبر محمد مصطفی کے واسطے
دور کر سر سے مصیبت کی گھٹا یارَبّنا

خوگرِ حمد و ثنا احمدؔ کو اپنے اب بنا
کاش ہر دم ہو زباں پر "ربّنا یارَبّنا"

...☆☆☆...

**خامۂ افکار کو طرزِ ادا دیتا ہے کون**
**دل میں احساسات کی شمعیں جلادیتا ہے کون**

سینۂ امواج پہ کشتی چلا دیتا ہے کون
خلق کو دریا کے اندر بھی غذا دیتا ہے کون

موت کی آغوش میں سب کو سلادیتا ہے کون
لفظِ ''کُن'' فرماکے مردوں کو جِلا دیتا ہے کون

غنچہ و گل کو تبّسم کی ادا دیتا ہے کون
لالہ زاروں کو حسین اتنا بنادیتا ہے کون

سوکھے پیڑوں کو نمو دے کر جلا دیتا ہے کون
سبز پتّوں کو بتا ''رنگِ حنا'' دیتا ہے کون

بلبلوں کو چہچہا نے کی نوا دیتا ہے کون
پھول کو خاموش رہنے کی ادا دیتا ہے کون

دردمندوں کو ، مریضوں کو دوا دیتا ہے کون
اور بیماروں کو دنیا میں شفا دیتا ہے کون

کون ہے ماں باپ سے زیادہ شفیق و مہرباں
مجرموں کو اپنی رحمت کا پتہ دیتا ہے کون

بے سبب ہی بخش دیتا ہے سبھی جرم و خطا
داغِ عصیاں آبِ رحمت سے مٹا دیتا ہے کون

کس نے بخشی نور کی خیرات ماہ و نجم کو
شب کو ظلمت، دن کو سورج کی ضیا دیتا ہے کون

کون ہے اس کے سوا انساں کی شہ رگ سے قریب
دیکھ قرآں "نحن اقرب" کی صدا دیتا ہے کون

عقل ہے حیران قدرت کا کرشمہ دیکھ کر
ڈوبا سورج وقت پر ہر دن اُگا دیتا ہے کون

دستِ قدرت میں ہے یہ کس کے نظامِ کائنات
زندہ رہنے کے لیے سب کو غذا دیتا ہے

یاس کے دورِ خزاں میں جب کہ جینا ہو کٹھن
گلشنِ امّید ایسے میں کِھلا دیتا ہے کون

کون ہے جو غیب سے کرتا ہے بندوں کی مدد
روتے انسانوں کو اِک پل میں ہنسا دیتا ہے کون

رب کی قدرت سے ہی چلتا ہے نظامِ کائنات
اب نہ یہ کہنا مریضوں کو شفا دیتا ہے کون

علم و حکمت کا خزانہ سب کو دیتا ہے وہی
مانگ احمدؔ اس سے ہی، اس کے سوا دیتا ہے کون

...*.*.*...

**جلوۂِ عشقِ نبی دل میں بسادے یارب**
**خاکِ طیبہ سے نگاہوں کو ضیا دے یارب**

میرے مولیٰ مجھے محشر کی تمازت سے بچا
اپنے محبوب کے دامن میں چھپا دے یارب

تیرے انعام و کرم کا ہے سرا جس سے ملا
ہاں وہی راستہ مجھ کو بھی چلا دے یارب

عظمتِ شاہِ مدینہ پہ قصیدہ لکھوں
فکرِ حسّان کی کچھ ایسی ادا دے یارب

نورِ تقویٰ سے مزیّن ہو مری بزمِ حیات
قلب کو پاکی ، نگاہوں کو حیا دے یارب

زندگی بھر میں رہوں دین پہ قائم، دائم
اپنی طاعت کی کلی دل میں کِھلا دے یارب

کاش بن جاؤں مدینے کا مسافر اک دن
جیتے جی روضۂ سرکار دکھا دے یارب

عمر بھر جس کا نشہ باقی رہے آنکھوں میں
جام وحدت کا مجھے ایسا پلا دے یار ب

جکڑا زنجیرِ مصائب میں ہے احمدؔ تیرا
رنج وکلفت کے سلاسل سے چھڑا دے یارب

...٭.٭.٭...

**امام الانبیاء، ختم الرّسل ،نورِ خدا کہیے**
**محمّد مصطفیٰ، صلِّ علیٰ ، صلِّ علیٰ کہیے**

انہیں شمس الضحیٰ ، بدر الدجیٰ ، نور الہدیٰ کہیے
انہیں خیر الوریٰ ، کہف الوریٰ، غوث الوریٰ کہیے

خدائے پاک کا جلوہ، حبیبِ حق نما کہیے
انہیں یٰسین، طٰہٰ ، شافعِ روزِ جزا کہیے

شہنشاہِ جہاں کہیے ، انہیں حاجت رواکہیے
انہیں مختارِ کُل اور مالکِ ہر دوسرا کہیے

انہیں بزمِ نبّوت کا چراغِ پُر ضیا کہیے
انہیں بزمِ رسالت کا امام و مقتدیٰ کہیے

گلوں کو ہیں ملی رعنائیاں ان کی بدولت ہی
انہیں گلزارِ ہستی کا گلابِ خوشنما کہیے

وہی محبوب ہیں رب کے، وہی مطلوب ہیں سب کے
انہیں جانِ ادا کہیے، انہیں جانِ وفا کہیے

وہی تاجِ نبوّت ہیں ، وہی شانِ رسالت ہیں
انہیں چرخِ ہدایت کا بھی شمسِ بازغہ کہیے

"وہ دانائے سبل، ختم الرسل؛ مولائے کُل بھی ہیں"
انہیں فخرِ جہاں اور نازشِ ارض و سما کہیے

رسائی دیکھیے ان کی، مکاں سے لامکاں پہنچے
انہیں معراج کا دولہا ،انہیں شاہِ دنیٰ کہیے

حسیں ایسے کہ جن پر حسنِ یوسف رشک کرتا ہے
انہیں حسن و ملاحت کا چمکتا آئینہ کہیے

گھٹائے جو رسول پاک کی عظمت کو اے لوگو!
اسے بولہبؔ کا بھائی اسے "تبّت یدا" کہیے

وہی ہیں مالکِ جنّت ، وہی ہیں قاسمِ نعمت
وہی ہیں خازنِ رحمت ، انہیں دستِ عطا کہیے

وہی عابد ، وہی زاہد، وہی ساجد ، وہی ذاکر
خدا کی بندگی میں ہر گھڑی ان کوفنا کہیے

وہی داعی، وہی ہادی، وہی راشد ،وہی مرشد
انہیں حق و صداقت کا نقیب و رہنما کہیے

...*.*.*...

**اک روز مرے خواب میں آئیں تو عجب کیا**
**خوابیدہ مقدر کو جگائیں تو عجب کیا**

سرکار کی صورت کو نگاہوں میں بسا کر
اس دل کو مدینہ جو بنائیں تو عجب کیا

یادِ شہِ کونین میں تڑ پا کریں ہر دم
اشکوں کے گُہر خوب لٹائیں تو عجب کیا

تکمیلِ وفا کے لیے عشّاقِ پیمبر
اسلام پہ سر اپنا کٹائیں تو عجب کیا

وہ حسن و ملاحت میں ہیں یکتائے زمانہ
پُر کیف ہیں گر ان کی دائیں تو عجب کیا

اسباب ہیں مفقود، مگر ان کے کرم سے
روضے پہ کبھی نعت سنائیں تو عجب کیا

جو مظہرِ حق، مالکِ کل ، ختمِ رسل ہیں
قدرت کے کرشمے وہ دکھائیں تو عجب کیا

ہیں بعد خدا آپ ہی تعریف کے لائق
یہ بات زمانے کو بتائیں تو عجب کیا

خالق نے بنا یا ہے انہیں رحمتِ عالم
امت کے لیے آنسو بہائیں تو عجب کیا

بخشی ہے خدا نے انہیں وہ طاقت و قوت
مہتاب کو انگلی پہ نچائیں تو عجب کیا

وہ رحمتِ عالم ہیں ، وہی شافع محشر
مجرم کو وہ دامن میں چھپائیں تو عجب کیا

بھر دیتے ہیں دامن کو مرادوں سے وہ احمدؔ
ہم جا کے انہیں دکھڑا سنائیں تو عجب کیا ہے

...٭.٭.٭...

**منوّر ہوگئی دنیا ہوئے سرکار جب پیدا**
**دوعالم میں شہنشاہِ مدینہ کے اجالے ہیں**

جھپٹتے تھے صحابہ ”قطرۂ آبِ وضو“ لینے
بڑے مسعود سرکارِ دوعالم کے غُسالے ہیں

وہی آقا ، وہی داتا، وہی قاسم، وہی حاکم
جو ہم کھاتے ہیں پیتے ہیں اسی در کے نوالے ہیں

” محمد کی محبت دینِ حق کی شرط اول ہے “
محبت کرنے والے اصل میں ایمان والے ہیں

ترے جیسا نہ پایا اے امام الانبیاء ہم نے
یہ بولے بلبل سدرہ دوعالم چھان ڈالے ہیں

فرشتے قبر میں پوچھیں اگر تو صاف کہ دوں گا
غلامِ شاہِ بطحا ہوں یہی میرے حوالے ہیں

فصیحانِ عرب ہیں دنگ آقا کی فصاحت پر
نبی کے سامنے ان کی زباں کے بند تالے ہیں

نظام زندگی میں آگئیں تبدیلیاں ہر سو
زمانے پر نبی نے ایسے کچھ اثرات ڈالے ہیں

اچانک زلزلہ پیدا ہوا ایوانِ باطل میں
نبی نے دین حق کے صُور جس دم پھونک ڈالے ہیں

کھنکتا ہے زمانے میں انہیں کے نام کا سکّہ
زمیں سے آسماں تک مصطفیٰ کے بول بالے ہیں

بفیضان رفعنا یہ حقیقت ہو گئی ظاہر سے
ہے اونچا مرتبہ ان کا، وہ اونچی شان والے ہیں

پڑھو صل علیٰ، صل علیٰ تم ہر گھڑی احمدؔ
درود پاک ہر غم سے رہائی دینے والے ہیں

...*.*.*...

**نازشِ فن اور ادب کی چاشنی نعتِ نبی**
**ظلمتِ شعر و سخن کی چاندنی نعتِ نبی**

بخشتی ہے فکر و فن کو روشنی نعت نبی
دور کرتی دیتی ہے ساری تیرگی نعتِ نبی

مصطفٰی ، شمس الضحٰی، بدر الدجیٰ، نورالہدیٰ
سارے حرفوں میں ہے اک حرفِ جلی نعت نبی

دم میں جب تک دم ہے ذکر مصطفٰی کرتے رہو
دیتی ہے ایمان کو اک تازگی نعتِ نبی

نعت گوئی ہے عبادت، موجب برکت بھی ہے
بخشتی ہے شاعروں کو سرخوشی نعتِ نبی

اہل ایماں کو ملا کرتی ہے جس سے روشنی
ہاں وہی ہے اک چراغِ رہبری نعت نبی

تیرے دامانِ کرم میں رحمتوں کے پھول ہیں
تیرے صدقے میں مصیبت ہے ٹلی نعتِ نبی

تیرے بن سونی سی لگتی ہے ادبؔ کی انجمن
تجھ سے قائم ہے ادبؔ کی چاشنی نعتِ نبی

قبر میں جلوہ دکھائیں جس گھڑی شاہِ امم
لب پہ ہو نعت نبی ،نعت نبی ،نعت نبی

سن کے بزمِ مصطفیٰ میں جھوم جاتے ہیں سبھی
ہے بڑی پُر کیف تیری نغمگی نعتِ نبی

نعتِ سرور شوق سے کرتے رہو احمدؔ رقم
باغِ جنّت میں تمہیں لے جائے گی نعتِ نبی

...❋.❋.❋...

**مظہر ذاتِ خدا ، فخرِرسالت لکھنا**
**ماہِ طیبہ کو شہنشاہِ نبوّت لکھنا**

خُلقِ سرکار کو قرآن کی آیت لکھنا
ذکرِ سرکار کو قرآں کی تلاوت لکھنا

ہر گھڑی لکھتے رہو نعتِ شہنشاہ امم
گل کی ،بلبل کی نہ رنگین حکایت لکھنا

سر پہ ہے بوجھ گناہوں کا، اغثنی مولیٰ
میری قسمت میں محمد کی شفاعت لکھا

شاہِ کونین کی عظمت پہ قصیدہ لکھیے
کم عبادت سے نہیں ، آپ کی مدحت لکھنا

آرزو ہے درِسرکار پہ جائے احمؔد
اس کی تقدیر میں روضے کی زیارت لکھنا

...*.*.*...

زہے عزتِ وافتخارِ مدینہ
فزوں عرش سے ہے وقارِ مدینہ

بڑی پر کشش ہے بہارِ مدینہ
گلوں سے بھی بہتر ہے خارِ مدینہ

رخِ "والضحیٰ" ہے نگاہوں کی زینت
خیالوں کا مرکز دیارِ مدینہ

خدایا مری آرزو بس یہی ہے
"پسِ مرگ کردے غبارِ مدینہ"

حضوری کا پروانہ اب تو عطا ہو
میں کب تک کروں انتظارِ مدینہ

نہ چھیڑو ابھی ذکر گل اور گلشن
ابھی ہے تصور میں خارِ مدینہ

بھنور میں مصیبت کے کشتی پھنسی ہے
کرم کی نظر تاجدارِ مدینہ

برستا ہے پیہم جہاں ابرِ رحمت
دکھا دے وہی رَہ گزارِ مدینہ

طلب گارِ جنت فدا ہوں نہ کیوں کر
کہ جنت ہے خود جب نثارِ مدینہ

یہ سینہ ہو عشق رسالت کا مسکن
"مرا دل بنے یادگارِ مدینہ"

نہ اترے کبھی جیتے جی یا الٰہی
چڑھا ہے جو مجھ پر خُمارِ مدینہ

بصارت، بصیرت ملے گی اے احمؔد
لگا آنکھ میں تو غبارِ مدینہ

...*.*.*...

**آگئی مسعود ساعت عید میلاد النبی**
**مرحبا جشنِ ولادت عید میلاد النبی**

موجبِ فرحت ، مسرت عید میلاد النبی
باعثِ نغماتِ مدحت عید میلاد النبی

نورِ خورشیدِ رسالت عید میلاد النبی
ماحیِ کفر و ضلالت عید میلاد النبی

آئی رحمت ،چھائی برکت عید میلاد النبی
ہوگئی کافور ظلمت عید میلاد النبی

سر پہ دستارِ فضیلت عید میلاد النبی
اونچی تیری شان و شوکت عید میلاد النبی

کائناتِ رنگ و بو جس سے معطّر ہو گی
تجھ میں ہے کچھ ایسی نکہت عید میلاد النبی

بچے، بوڑھے، گورے، کالے سب کے سب تجھ پر فدا
پُرکشش ہے تیری رنگت عید میلاد النبی

مرحبا ، صلِ علیٰ، صل علیٰ کا شور ہے
وجد میں ہے ساری خلقت عید میلاد النبی

جس سے بڑھ کر کوئی نعمت اور دنیا میں نہیں
رب کی ہے اک ایسی نعمت عید میلاد النبی

جشن میلادِ پیمبر تم مناؤ شوق سے
دے گی ایماں کو حرارت عید میلاد النبی

بہرِ عشّاقِ نبی یہ اک بڑا تہوار ہے
بہرِ نجدی ہے قیامت عید میلاد النبی

"حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم"
بالیقیں بخشے گی جنت عید میلاد النبی

جلنے والوں کو سنا دے اے طفیل خوشنوا
ہے میاں " شرعی حقیقت " عید میلاد النبی

**اے مالکِ کُل، سیدِ ابرار اغثنی**
**اے حسنِ ازل، رونقِ گلزار اغثنی**

ہوں محوِ ثنا فکر کے ہر تار اغثنی
ہو کشتِ سخن میری ثمربار اغثنی

بخشش کا ہوں ہر آن طلبگار اغثنی
ہوں خوگرِ عصیاں و خطاکار ، اغثنی

اعدا ہیں مرے بر سرِ پیکار اغثنی
ہیں چاروں طرف لشکرِ جرّار اغثنی

ہوں موجِ حوادث میں گرفتار اغثنی
اے کشتیِ امّت کے نگہدار اغثنی

کیا کیا نہیں اس دل میں ہیں آزار اغثنی
ہوں قیدِ معاصی میں گرفتار اغثنی

یہ سینہ بنے علم کا انمول دفینہ
حکمت کے خزانے کے گُہربار اغثنی

ہوں تشنہ دہن ، سرپہ ہے خورشیدِ قیامت
" اے شافعِ محشر، شہِ ابرار اغثنی "

سرکار قلم مجھ کو پکڑنے کا ہنر دے
تو خامۂ قدرت کا ہے شہ کار اغثنی

اے کاش میں بن جاؤں مقدّر کا سکندر
ہو سر پہ شہا آپ کی پیزار اغثنی

حسنین کا صدقہ اسے ملجائے خدارا
ہے در پہ کھڑا مفلسِ نادار اغثنی

ہے سر پہ بلاؤں کا، جفاؤں کا تسلط
جینا مرا اب ہوگیا دشوار اغثنی

کیوں کر ہو سفر طے مری ہستی کا اے آقا
ہر لمحہ ستانے لگے آزار اغثنی

منگتا ہے کھڑا دامنِ امّید پسارے
اے مالکِ کُل، مونس و غم خوار اغثنی

جب آئے قضا اس کی مدینے میں ہی آئے
کرتا ہے دعا "احمدِ بیمار" اغثنی

...*.*.*...

**حبّذا ! ہم نے شہنشاہ کا روضہ دیکھا**
**یعنی کعبے کا جوکعبہ ہے وہ کعبہ دیکھا**

اپنی تقدیر کو براوجِ ثریّا دیکھا
جس گھڑی گنبدِ خضریٰ کانظارہ دیکھا

روضۂ پاک کا پُرکیف نظارہ دیکھا
"اپنی قسمت کا درخشندہ ستارا دیکھا"

لطف واحسان کا بٹتا ہوا باڑا دیکھا
"ابرِرحمت کا وہاں زور برسنا دیکھا"

ان کے دربار میں سورج کو بھی آتا دیکھا
چاند کو لیتے ہوئے قدموں کابوسہ دیکھا

معنیٔ اوّل وآخر کا ہوا عملی ظہور
سب سے آگے انھیں ہم نے شبِ اسریٰ دیکھا

گلشن نعت شہِ کون ومکاں میں احمد
طائرِ فکرو تخیّل کو چہکتا دیکھا

...*.*.*...

**گیسوئے پاک میں واللیل کا نقشہ دیکھا**
**والضحٰی پڑھتے ہوئے آپ کا چہرہ دیکھا**

شمس میں آپ کے جلووں کا تماشہ دیکھا
چاند کو تکتے ہوئے آپ کا تلوہ دیکھا

ان کے الطاف وعنایات کا دریا دیکھا
جودو بخشش کا اُبلتا ہوا چشمہ دیکھا

مصطفٰی جانِ دوعالم کا اشارا دیکھا
چاند کو ہوتے ہوئے ہم نے دوپارہ دیکھا

ایک دن خواب میں منظریہ سہانا دیکھا
خود کو گلزارِ مدینہ میں ٹہلتا دیکھا

معجزہ سیّدِ والا کا " علی " سے پوچھو
جس نے ڈوبے ہوئے سورج کو پلٹتا دیکھا

گفتگوسن کے ہیں حیران فصیحان عرب
آپ کے سامنے ہم نے انھیں گونگا دیکھا

سبز گنبد کو جو دیکھا تو یہ محسوس ہوا
ہم نے جنّت کا کوئی قصرِ معلّیٰ دیکھا

خوبیِ بخت سے احمدؔ نے مدینے جاکر
شامِ پُرکیف بھی اور صبحِ دل آرا دیکھا

...*.*.*...

**شمس الضحیٰ کہوں تجھے بدرالدجیٰ کہوں**
**نورالہدیٰ کہوں تجھے کہف الوریٰ کہوں**

آقا کہوں کہ حاکم وفرماں روا کہوں
ہادی کہوں کہ مالکِ ارض وسما کہوں

شاہِ دنیٰ کہ مظہرِ ذاتِ خدا کہوں
یا پھر تجھے میں شافعِ روزِ جزا کہوں

جن سے ہوئی ہے دہر کی وہ ابتدا کہوں
بھیجے گئے جو بعد میں وہ انتہا کہوں

آقا کہوں کہ سرورِ ہر دوسرا کہوں
شاہِ رُسل کہوں یا شہِ انبیا کہوں

باغِ خلیل کا گلِ رنگیں ادا کہوں
جانِ بَہار، جانِ چمن ، خوش ادا کہوں

محبوبِ رب کو دافعِ رنج و بلا کہوں
ان کے لُعاب پاک کو جانِ شفا کہوں

مختارِ کائنات کو جانِ وفا کہوں
ان کی رضا کو رب کی رضا برملا کہوں

ان کی سخاوتوں کو برستی گھٹا کہوں
ان کے فیوض و لطف کو موج عطا کہوں

آسان مشکلات کو کرتے ہیں آپ ہی
سارے جہاں کا آپ کو حاجت روا کہوں

تسبیحِ لب پہ نام محمدؐ کا ورد ہو
اے کاش اٹھتے، بیٹھتے صلِّ علیٰ کہوں

...*.*.*...

**کاش طیبہ میں شب وروز گذارا کرتا**
**اپنی تقدیر کو ہمدوشِ ثُریّا کرتا**

یا نبی آپ کے نعلین کو چوما کرتا !!!
رکھ کے سینے پہ اسے ٹھنڈا کلیجہ کرتا

"روضہء پاک" کو افکار کا قبلہ کرتا
بعدہ "نعتیہ اشعار" میں لکھّا کرتا

تیری دہلیز پہ آکر تجھے سجدہ کرتا
"آسماں گر ترے قدموں کا نظارہ کرتا"

اپنی انگشت کا جس دم وہ اشارہ کرتا
بر سرِ آسماں مہتاب دوپارہ کرتا

خامۂ فکر ترا نقش اتارا کرتا
اور مرا کلکِ سخن نعت ہی لکھا کرتا

ہر گھڑی کام یہ اے سیّدِ والا کرتا
آپ کے حسن کے جلووں کا نظارہ کرتا

عشقِ احمد کا دیا مَن میں جلایا کرتا
دل کے تاریک شبستاں میں اجالا کرتا

بخت سے روضۂ سرکار پہ جاتا جو کبھی
خاکِ در چوم کے پلکوں سے بُہارا کرتا

دل کی تختی پہ اگر نامِ محمّد لکھتا
رنج و آلام کو پھر آنکھ دکھایا کرتا

جلوۂ عشقِ نبی دل میں بسا کر نجدی
کیوں نہیں دل کو مصفّٰی و مجلّٰی کرتا

باریابی کی اجازت تجھے مل ہی جاتی
ہجرِ آقا میں جو دامن کو بھگویا کرتا !!

دین و دنیا کی سعادت تجھے ملتی احمؔد
درپہ سرکار کے دامن جو پسارا کرتا

...٭.٭.٭...

مظہرِ حسنِ ازل ہے قدِ زیبا تیرا
آئنہ دیکھ کے حیران ہے چہرہ تیرا

زیرِ ممنون ہواع رشِ معلّیٰ تیرا
محرمِ راز بنا "بلبلِ سدرہ" تیرا

کوئی کیا جانے بھلا کیسا ہے رتبہ تیرا
عرشِ اعظم سے بھی اونچا ہے پھریرا تیرا

کس بلندی پہ ہے رتبہ شہِ والا تیرا
با ادب چومتے جبریل ہیں تلوا تیرا

نازشِ خلدِ بریں روضۂ اعلیٰ تیرا
مشک وعنبر میں نہایا ہوا رستہ تیرا

پیکرِ خُلق بہت خوب طریقہ تیرا
تیرا کردار حسیں، طور نرالا تیرا

عشق میں ڈوب کے پڑھتا ہوں وظیفہ تیرا
نارِ دوزخ سے بچائے گا حوالہ تیرا

سب کا سردار ہے جب گود کا پالا تیرا
اوج پر کیوں نہ حلیمہؓ ہو نصیبہ تیرا

مغفرت کے لیے کافی ہے سہارا تیرا
"پلّہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسہ تیرا"

کوئی دنیا میں کہاں تجھ سا کریم اور شفیق
فکرِ امّت میں سدا دل ہے دھڑکتا تیرا

رنج و آلام ہمارے سبھی کافور ہوئے
نام جب ہم نے لیا جانِ مسیحا تیرا

رب نے بخشے ہیں دوعالم کے خزانے تجھ کو
فیض بٹتا ہے جہاں میں شہِ والا تیرا

دین کے واسطے گردن ہے کٹائی جس نے
وہ کوئی اور نہیں، وہ ہے نواسہ تیرا

دعوتِ دیں کے لیے جاں کی لگادی بازی
عزم وہمّت کی ہے چٹّان کلیجہ تیرا

پیروی طرزِ رضا کی تو کیا کر احمدؔ
دیکھنا ہوگا یہ دیوان انوکھا تیرا

...٭.٭.٭...

**جانِ عالَم، فخرِ آدم، شاہِ بطحا زندہ باد**
**نورِ اوّل، شمعِ ایماں، ماہِ طیبہ زندہ باد**

محرمِ اسرارِ قدرت، عالمِ علمِ یقیں
نازشِ دیں، زینتِ عرشِ معلّٰی زندہ باد

نور کی خیرات جس سے لے رہے ہیں مہرو ماہ
آمنہ کے لال کا پُرنور چہرہ زندہ باد

آسمانِ علم وحکمت کے درخشاں آفتاب
کوکبِ بُرجِ ہدایت، شاہِ بطحا زندہ باد

یاخدا اس آرزو کو دے حقیقت کا لباس
"زندہ باد اے آرزوئے باغِ طیبہ زندہ باد"

باعثِ تخلیقِ عالَم ،نازشِ دنیا و دیں
فخرِ عالَم ، فخرِ آدم ، فخرِ حوّا زندہ باد

روضہ ومنبر کے بیچوں بیچ حصّہ ارض کا
جنّتی ٹکڑوں میں ہے وہ ایک ٹکڑا زندہ باد

میرے آقا، میرے داتا، میرے ملجا آپ ہیں
اے مری حاجات کے قبلہ اور کعبہ زندہ باد

ان کے حسن ودلکشی کا حال کچھ مت پوچھیے
مظہرِ حسنِ ازل؛ جانِ تجلّیٰ زندہ باد

مصطفیٰ، شمس الضحیٰ ؛ بدرالدُّجیٰ، نورالہدیٰ
شانِ عالَم، جانِ عالَم، شاہِ بطحازندہ باد

عرش وکرسی مدحتِ سرکارمیں رطبُ اللّسان
اورکرتی ان کی مدحت "شاخِ طوبیٰ" زندہ باد

اللہ اللہ پاؤں کی ٹھوکرسے مُردے جی اٹھیں
اے طبیبِ دوجہاں، جانِ مسیحا زندہ باد

آپ کے دربار سے اے سرورِ ہردوسرا
ہرگھڑی بخشش کا چشمہ ہے اُبلتازندہ باد

نعتِ احمد شوق سے کرتے رہو احمؔد رقم
شاعری میں نعت کا ہے خوب چرچازندہ باد

...*.*.*...

**خدا کے حسن کا پُرنور آئینہ کیا ہے**
**نبی کے چہرۂ انور کے ماسوا کیا ہے**

چمک یہ چاند میں؛سورج میں یہ ضیا کیا ہے
نبی کے حسن کی خیرات کے سوا کیا ہے؟

کسی کو تیری حقیقت کا کچھ پتہ کیا ہے
خدا ہی جانے شہا تیرا مرتبہ کیا ہے

جسے بھی دیکھیے اس پر نثار ہے ہر دم
جمالِ گنبدِ خضریٰ میں اے خدا کیا ہے

نبی کے عشق کا سرمایہ پاس ہے اپنے
سوائے اس کے مرے دل میں اور رکھا کیا ہے

کروں یہ عرض کہ میرا وطن بھی ہو طیبہ
کبھی حضور جو پوچھیں کہ مدّعا کیا ہے

لگا کے قدموں کی ٹھوکر حضور، دل سے کہیں
دھڑکتا کیوں ہے اے ناداں، تجھے ہوا کیا ہے

خراج عشق اگر پیش کرنا ہے تجھ کو
جبیں کو در پہ جھکا اتنا سوچتا کیا ہے

نشانِ منزلِ مقصود ہے، بتادینا
کوئی جو پوچھے شہ دیں کا نقشِ پا کیا ہے

گلاب، جوہی، چمیلی میں ہے جو خوشبو بسی
نبی کے پاک پسینے کے ماسوا کیا ہے

طلب کا ہاتھ میں پھیلاؤں در پہ کیوں احمدؔ
وہ جانتے ہیں مرے دل کا مدّعا کیا ہے

نبی کی نعت؛ سخن کی ہے آبرو احمدؔ
بغیر اس کے سخن میں بتا مزہ کیا ہے؟

...*.*.*...

**نورونکہت کی گھٹاچاروں طرف چھائی ہے**
**زلفِ "واللیل" ہواؤں میں جولہرائی ہے**

جس پہ فردوس بھی سوجان سے شیدائی ہے
باغِ طیبہ میں عجب لطف ہے،رعنائی ہے

اتنی گہرائی کہاں تجھ میں ہے بحرِ اکاہل
بحرِعشقِ شہِ والامیں جوگہرائی ہے

خود کھنچا جاتا ہے دل میرا مدینے کی طرف
جب سے آنکھوں میں بسی صورتِ زیبائی ہے

خود بخود دل مرا سینے سے چلا سوئے نبی
سبز گنبد کی جو تصویر نظر آئی ہے

زخم گہرا ہے دوا دیجے طبیبوں کے طبیب
آپ کی ذات توصدرشکِ مسیحائی ہے

توڑ رکھّی ہے کمرِ سنگِ حوادث نے شہا
لیجیے جلد خبر جان پہ بن آئی ہے

یادِ طیبہ تری نکہت پہ میں قرباں دل سے
تیری خوشبو سے مہکتی مری تنہائی ہے

اپنی تقدیر پہ نازاں نہ ہو کیوں وہ احمدؔ
ان کے کوچے میں جسے موت و قضا آئی ہے

دافعِ رنج و الم، کیجیے للّٰہ کرم
سر پہ احمدؔ کے مصیبت کی گھٹا چھائی ہے

...٭.٭.٭...

**مریضِ غم کو ملے گی شفامدینے سے**
**ہرایک دکھ کی ملے گی دوامدینے سے**

جمالِ گنبدِخضریٰ ہمیں نظر آئے
دلوں کا تار اگر ہو جُڑا مدینے سے

کہاہےوقتِ مصیبت اغثنی جب میں نے
کرم کی اٹھّی ہےاس دم گھٹامدینے سے

درِرسول پہ آکر بنالو بگڑا نصیب
وہ دیکھو آتی ہے پیہم صدا مدینے سے

ہرایک غنچۂ امّیدکِھل اٹھا اس دم
نبی کی جس گھڑی آئی عطامدینے سے

وہیں پہ ہوتی ہےتشنہ دہن کی سیرابی
کرم کی اٹھتی ہےہردم گھٹامدینے سے

دوانے جھوم اٹھے جس گھڑی حضوری کا
پیام لے کے جو آئی صبا مدینے سے

پلٹ کے آئے خدا پھر سے "دورِ عثمانی"
الٰہی دور ہو نجدی بلا مدینے سے

یہی ہے آرزو، حسرت یہی ہے احمدؔ کی
کبھی نہ لوٹ کے آئے شہا مدینے سے

نبی کے عشق میں خود کو فنا کرو احمد
ضرور تم کو ملے گی بقا مدینے سے

...٭.٭.٭...

**پیغامِ حق سنانے سرکار آرہے ہیں**
**دیوارِ کفر ڈھانے سرکار آرہے ہیں**

شمعِ ہدیٰ جلانے سرکار آرہے ہیں
راہِ خدا دکھانے سرکار آرہے ہیں

انصاف کا جہاں میں پھر ہو گا بول بالا
ظلم وجفا مٹانے سرکار آرہے ہیں

ہونٹوں پہ ربِّ ہبلی کا زمزمہ ہے دیکھو
امّت کو بخشوانے سرکار آرہے ہیں

آشفتہ حال دنیا ،خوشیاں تجھے مبارک
روتوں کو اب ہنسانے سرکار آرہے ہیں

نغماتِ سرمدی سے دنیائے رنگ وبو کو
رشکِ جناں بنانے سرکار آرہے ہیں

صلِ علیٰ کے نغمے ہوں لب پہ اور گاؤ
خوشیوں کے اب ترانے سرکار آرہے ہیں

مسرور ہو گی دنیا ، چھائے گا ابر رحمت
داغِ الم مٹانے سرکار آرہے ہیں

وہ دیکھو ہتھکڑی کی کڑیاں بھی ہِل رہی ہیں
قیدی کو اب چھڑانے سرکار آرہے ہیں

عالم کی حکمرانی رب نے انہیں ہے بخشی
لعل وگُہر لٹانے سرکار آرہے ہیں

بیواؤں کے سروں پر شفقت کا ہاتھ رکھنے
اور بھوکوں کو کھلانے سرکار آرہے ہیں

کافور ہو رہی ہے ظلمت جہاں سے احمدؔ
عالم کو جگمگانے سرکار آرہے ہیں

...☆.☆.☆...

**مرحبا ،صد مرحبا نورِ سراپا آ گیا**
**حبذّا صل علیٰ کعبے کا کعبہ آ گیا**

کیوں نہ پھیلے بزمِ امکاں میں اُجالا چار سو
نور لے کر اس جہاں میں نور والا آ گیا

ہر طرف ہے دیکھیے کیف و مسرت کا سماں
"عیدِ دوشنبہ" کی خوشیاں لانے والا آ گیا

"رب ہبلی امتی" وقت ولادت ہی کہا
اپنی امت کا مسیحا، ماویٰ، ملجا آ گیا

پشت پہ مہرِ نبوت، سر پہ نوری تاج ہے
شانِ محبوبی لیے عالم کا دولہا آ گیا

قیصر و کسریٰ کے ایواں میں بپا ہے زلزلہ
مالکِ عرب و عجم ، وہ شاہِ بطحا آ گیا

پرچمِ توحید آقا نے اٹھایا جس گھڑی
کفر کی پیشانی پہ اس دم پسینہ آگیا

اپنی چشمِ تر کے اے احمدؔ لٹادے سب گہر
دیکھ طیبہ آگیا ، آقا کا روضہ آ گیا

...*.*.*...

**لطف محشر میں خداوندِتعالی کر نا**
**فیصلہ میرا سپردِ شہِ بطحا کر نا**

مجھ پہ بھی چشم کرم اے شہِ بطحا کرنا
زخمِ دل ، تفتہ جگر کا بھی مداوا کرنا

ہے یقیں مجھ کو کہ بخشش میری ہوجائے گی
جانب ِطیبہ میرا لاشہ روانہ کرنا

نظم میں ، نثر میں توصیف نبی کر کے رقم
اپنے تاریک شبستاں میں اجالا کر نا

عظمتِ شاہِ مدینہ پہ اگرحرف آئے
اے مرے دوستو ہر گز نہ گوارہ کرنا

دامن عفووکرم میں وہ چھپالیں گے ضرور
" فیصلہ میرا سپرد شہِ بطحا کرنا "

عظمت شاہِ مدینہ پہ قصیدہ لکھ کر
اپنی تقدیر کو ہم دوشِ ثریّا کر نا

عشق سرکار کے جلووں کی چمک سے احمدؔ
شیشۂ دل کو مصفّٰی و مجلّٰی کرنا

...☆.☆.☆...

**آگئے ، آگئے مصطفیٰ آگئے**
**آج دنیا میں خیر الوریٰ آگئے**

سر پہ تاجِ شفاعت سجائے ہوئے
شافعِ حشر ، نورِ خدا آگئے

نور و نکہت سے معمور دنیا ہوئی
جس گھڑی خاتم الانبیاء آگئے

ہر طرف شورِ صل علیٰ ہے بپا
مرحبا! مظہر کبریا آگئے

غم زدو،آؤ خوشیاں مناؤ کہ اب
ہم غریبوں کا وہ آسرا آگئے

ان کے صدقے ہدایت کی دولت ملی
حق نگر،حق نما، رہنما آگئے

قدسیوں نے کہا ،مرحبا مرحبا!
جب کہ دنیا میں شاہِ دنیٰ آگئے

مشکلوں میں گِھرا تھا یہ سارا جہاں
بن کے مشکل کشا مصطفیٰ آگئے

ظلمتِ شب نے بستر اٹھا ہی لیا
دہر میں جب کہ شمس الضحیٰ آگئے

ہر طرف ہوگیا ظلم کا خاتمہ
عدل کی لے کے جب وہ ردا آگئے

احمدؔ بے نوا خوب خوشیاں منا
آج دنیا میں خیر الوریٰ آگئے

...☆.☆.☆...

**نبی ہیں کعبۂ مقصود ،دیں کا قبلہ بھی**
**تمام نبیوں میں افضل بھی اور اعلیٰ بھی**

بَہار آشنا جو گلشنِ تخیل ہے
کرم کا اس پہ پڑا ہے ضرور چھینٹا بھی

عروسِ فن پہ سجا غازۂ تقدس جب
"لبوں پہ حمد خدا بھی ہے ،نعت آقا بھی"

کبھی تو خواب میں تشریف لائیے آقا
چمک اٹھے مری تقدیر کا ستارا بھی

نبی کی نعت کے موتی لٹاؤں میں ہر دم
ملے نصیب سے اک دن جو شاخِ طوبیٰ بھی

مقامِ قربِ پیمبر کوئی بتائے کیا
خِرد کے ساتھ ہے حیراں مکینِ سدرہ بھی

خیال و فکر میں ہر وقت میرے رہتے ہیں
مدینے پاک کا نقشہ ، نبی کا روضہ بھی

رخِ حسین کی تفسیر "والضحیٰ" ہے اگر
قمر ہے آپ کے قدموں کا استعارہ بھی

نمازِ عشق نبی پڑھ لو با وضو ہو کر
پھر اس کے بعد کرو خوب ان کا چرچا بھی

یہ سب ہیں شمعِ جمالِ نبی کے پروانے
بلال و زید، عمر، حارث و قتادہ بھی

ہمارے فکر و تخیل میں وہ بلندی دے
کہ جس پہ ناز کرے "اردوئے معلٰی" بھی

رسولِ پاک کے صدقے میں ہو کرم مولیٰ
ہماری دنیا سنور جائے اور عقبیٰ بھی

نگاہِ لطف کا طالب ہے احمدؔ عاصی
شبِ الم سے کرو دور یہ اندھیرا بھی

☆☆☆

**اوج پر اس گھڑی اپنا بھی مقدّر ہو تا**
**سامنے گر وہ سراپا ئے منوّر ہوتا**

آنکھوں میں اشک طلب کا جو سمندر ہو تا
خالی دامن میں مرادوں کا بھی گوہر ہو تا

سنگِ در چومتا ، روضے کو سلامی دیتا
کاش طیبہ میں کوئی لمحہ میسر ہو تا

شاخ طوبیٰ کا قلم بخت سے مل جاتا اگر
وصفِ سرکار میں مصروف برابر ہو تا

لَمس مل جاتا اگر آپ کے قدموں کا شہا
بخت کے ساتھ مرا گھر بھی منوّر ہوتا

گنبد خضریٰ کا ہر روز لگاتا چکر
کاش طیبہ کا یہ احمدؔ بھی کبوتر ہوتا

☆☆☆

زمیں کے ساتوں طبق ساتوں آسماں مہکے
حضور آپ کے آنے سے کل جہاں مہکے

بدن سے ٹپکے پسینہ تو لہلہائے چمن
اسی پسینے سے یہ مشک و زعفراں مہکے

گلابِ عشق پیمبر کی دیکھیے نکہت
کہ ایک فرد نہیں سارا خانداں مہکے

خلیلی باغ کے گل پر نثار ہو جاؤ
کہ جس کی عنبریں خوشبو سے جسم وجاں مہکے

نبی کے جسم معطّر کے لمس اطہر سے
زمین مہکے،فلک، شمس و کہکشاں مہکے

نگار خانۂ ہستی میں ان کے آنے سے
یہ غنچہ،گل، یہ چمن اور گلستاں مہکے

نبی کی نعت ہمیشہ تو گنگنا احمؔد
نبی کی نعت سے ہر دم تری زباں مہکے

...☆☆☆...

**مرتبہ اعلی ہے کتنا احمد مختار کا**
**باادب بوسہ لیا ہے عرش نے پیزار کا**

مظہرِ حق ، نورِ اوّل، افضل و اعلیٰ وہی
کوئی ثانی ہے نہ سایہ سیّدِ ابرار کا

چہرۂ والشمس پہ قربان سورج ہے اگر
چاند صدقہ لے رہا ہے آپ کے رخسار کا

وہ شبِ معراج اک پل میں گئے ہیں لامکاں
کون اندازہ لگاپائے گا اس رفتار کا

کشتۂ عشق نبی ہوں مجھ کو طیبہ لے چلو
لے نہیں سکتا میں احساں مرہمِ زنگار کا

مصطفیٰ کے جانثاروں کی شجاعت دیکھیے
"کام ہاتھوں سے لیا ہے جنگ میں تلوار کا"

مصطفیٰ کے نام کا پڑھ کر وظیفہ ہر گھڑی
بندۂ احمدؔ ہے طالب رحمتِ غفّار کا

...☆☆☆...

**عشقِ نبی کی شمع جو دل میں جلا سکے**
**عرفانِ دین کا وہی انعام پاسکے**

عشق رسولِ پاک سے روشن ہے زندگی
کس کی مجال میری جو قیمت لگاسکے

تیرے سواوہ کون ہے میدانِ حشر میں
سر پہ جو اپنے تاجِ شفاعت سجا سکے

ہو جائے انتظام کچھ ایسا مرے حضور
یہ نامراد آپ کے قدموں میں آسکے

تیرے سواکسی میں یہ قدرت نہیں شہا
شمس وقمر کو انگلی پہ اپنی نچا سکے

اللہ نے جو عزتیں بخشی ہیں آپ کو
کون و مکاں کہاں تری عظمت کو پاسکے

احمد کو ایک دن یہ سعادت نصیب ہو
روضے پہ جا کے نعتِ نبی گنگنا سکے

احمدؔ تو چل دیا رِحبیبِ خدا کو اب
تاکہ وہاں سکون کی دنیا بسا سکے

...☆☆☆...

پیامِ خدا عام فرمانے والے
رہِ حق بھٹکتوں کو دکھلانے والے

امام رسل ،سرور دین و دنیا
محمد ، ممجّد لقب پانے والے

مدینے کی مٹی کی سوغات لانا
دیارِ حبیبِ خدا جانے والے

کرم کی نظر ہو خدارا ادھر بھی
"مرادیں غریبوں کی بر لانے والے"

فضائل کے جامع ، محاسن کے پیکر
خدا سے محمد لقب پانے والے

ہیں اپنے تو اپنے ، عدُو پہ بھی ہیں وہ
سدا پھول رحمت کے برسانے والے

خدا کی طرف سے بصورتِ قرآں
صحیفۂ ہدایت کا وہ لانے والے

گواہ آج بھی ہے یہ بازارِ طائف
ہیں پتھر وہ کھاکے دعا دینے والے

خدایا تخیل کو دے اتنی رفعت
ہوں اشعار دل میں اتر جانے والے

نبی کی حمایت کا ہو جس پہ سایہ
اسے فکر کیا ،لاکھ ہوں تھانے والے

خبر سارے عالم کی رکھتے ہیں آقا
مدینے میں آرام فر مانے والے

وہاں مر ہی جانا تمہیں چاہیے تھا
پلٹ کر مدینے سے اوآنے والے

وہی وجہِ تخلیق عالم ہیں احمدؐ
وہی بزمِ ہستی کو چمکانے والے

...☆☆☆...

**سب کتابوں میں قرآن سب سے الگ**
**شاہِ بطحا کا فرمان سب سے الگ**

شان والے سبھی انبیاء ہیں مگر
میرے آقاہیں ذیشان سب سے الگ

"نعت گوئی" عبادت سے کچھ کم نہیں
ہے یہ بخشش کا سامان سب سے الگ

کلکِ فطرت کا ہے وہ حسیں شاہ کار
مظہر ذاتِ رحمان سب سے الگ

عشقِ سرکار دل میں بسا کر تو دیکھ
ہوگی دنیا میں پہچان سب سے الگ

انبیا ، اولیا کو ملی معرفتؔ
ہاں مگر ان کا عرفان سب سے الگ

سارا قرآن نازل ہوا وصف میں
’’میرے آقا کی ہے شان سب سے الگ‘‘

جاں کے دشمن کو بھی جس نے بخشی اماں
فتحِ مکّہ کا اعلان سب سے الگ

نعتِ سرکار احمدؐ لکھو تم سدا
ہوگا تیّار دیوانؔ سب سے الگ

...☆☆☆...

خواب میں گنبد و مینار نظر آتے ہیں
یا نبی! آپ کے دربار نظر آتے ہیں

جیتے جی طیبہ بلا لیجئے مجھ کو آقا
لمحۂ زندگی دشوار نظر آتے ہیں

جن کے سینے میں ہیں عشقِ شہِ بطحا احمدؔ
باغ جنت کے وہ حق دار نظر آتے ہیں

اک نظر سیّدِ ابرار ادھر ہو جائے
تیرے احمدؔ یہاں بیمار نظر آتے ہیں

...☆☆☆...

**نبی کی زیارت جسے ہو گئی ہے**
**یقیناً وہ دنیا میں ہی جنّتی ہے**

کرم کی نظر سرورِ دین و دنیا
تمھاری ہی جانب مری لَو لگی ہے

رسالت کا سورج ہوا جب کہ ظاہر
صفِ اشقیا میں عجب کھلبلی ہے

"اغثنی" رسولِ خدا جو پکارا
یکایک مصیبت ہماری ٹلی ہے

نبی کی غلامی جسے ہاتھ آئی
اسے دوجہاں کی ملی سروری ہے

مدینہ، مدینہ، مدینہ، مدینہ
صدا دل سے ہر دم یہی آرہی ہے

مرے نا خدا میری امداد کیجے
کہ بحرِ مصیبت میں کشتی پھنسی ہے

رُخِ والضحیٰ سے منوّر ہے عالم
گلوں میں ترے حسن کی تازگی ہے

ترے قرب کا راز پائے کوئی کیا
کہا جب کہ تونے "مع اللہ لی" ہے

خدانے بنایا جسے اپنانائب
"ہمارا نبی وہ ،ہمارانبی ہے"

وہ خوش بخت جس کا مدینہ ہے مسکن
اسے گویا دنیا میں جنت ملی ہے

منوّر ہیں شمس و قمر جو فلک پر
مہِ طیبہ!تیری یہ جلوہ گری ہے

مدینے کی شام و سحر اللہ اللہ!
خداکے کرم کی برستی جھڑی ہے

جو آئی صبا لے کے طیبہ سے خوشبو
یکایک کلی مرے دل کی کھلی ہے

ابھی حور و غلماں کا رہنے دو قصہ
تصور میں طیبہ کی اس دم گلی ہے

سدا ناز کر اپنی قسمت پہ احمؔد
تجھے نعت گوئی کی دولت ملی ہے

...☆☆☆...

**قربِ حق کا پتہ چاہیے**
**زندگی کا مزا چاہیے**

مال و زر کی نہیں کچھ طلب
"بس نبی کی عطا چاہیے"

سر پہ رکھنے کو اے مصطفیٰ
آپ کا نقش پا چاہیے

ہر مَرض سے ملے گی شفا
وردِ صلِّ علیٰ چاہیے

بحرِ غم میں ہے کشتی پھنسی
اک نظر ناخدا چاہیے

باغِ جنت کی خواہش نہیں
بس نبی کی عطا چاہیے

رنج کی اس کڑی دھوپ میں
ظِلّ زُلفِ دوتا چاہیے

یانبی، یانبی، یانبی
دردِ دل کی دوا چاہیے

دہر میں،قبر میں حشر میں
آپ کاآسرا چاہیے

نعت گوئی کی دولت ملے
فکرو فن کی ردا چاہیے

دیدہ و دل کی بینائی کو
سرمہ ’’ مازاغ‘‘ کا چاہیے

دل کی بنجر زمیں ہو ہری
اب کرم کی گھٹا چاہیے

میرے دل کی شبستان میں
الفتوں کی ضیا چاہیے

تیرے احمدؔ کو اے مصطفیٰ
کلکِ احمدؔ رضا چاہیے

...☆☆☆...

**شاہوں کے سامنے نہ سکندر کے سامنے**
**منگتا کھڑا ہے روضۂ انور کے سامنے**

اللہ رے حسنِ شاہِ مدینہ کی تابشیں
نادم ہے شمس روئے منوّر کے سامنے

پیشانی سب کی جھکتی ہے کعبہ کے روبرو
کعبہ جھکا ہے روضۂ اطہر کے سامنے

ہے آرزو یہی، یہی حسرت ہے دل کی اب
''مدفن بنے تو روضۂ انور کے سامنے''

ہیں دم بخود وہاں پہ فصیحانِ باکمال
کس کی مجال آئے پیمبر کے سامنے

رحم و کرم و عفو و شفاعت کی چاہ میں
مجرم کھڑے ہیں شافع محشر کے سامنے

گل ہو گئے چراغِ ہدایاتِ رہبراں
دونوں جہاں کے مرشد و رہبر کے سامنے

سب کو طلب ہے رحمت و بخشش کی، ہاں مگر
بخشش گدا ہے ساقیِ کوثر کے سامنے

اے کاش لب پہ نعت کا نغمہ لیے ہوئے
احمدؔ کھڑا ہو روضۂ انور کے سامنے

...☆☆☆...

**بیکسی ، مفلسی نے ہے مارا مجھے**
**یانبی دیجیے اب سہارا مجھے**

طیبہ بلوائیے اور د کھلائیے!
سبز گنبد کا نوری نظارہ مجھے

اے حبیب خدا ، میرے مشکل کشا
قیدِ غم سے چھڑا دے خدارا مجھے

ماہِ طیبہ کی جس دم ملی روشنی
"جھک کے تکنے لگا ہر ستارا مجھے"

یاس کی بدلیاں پل میں چھٹنے لگیں
تیری رحمت نے جس دم پکارا مجھے

عشق ہے زندگی عشق ہے بندگی
عشقِ احمد نے احمد نکھارا مجھے

...☆☆☆...

بعد خدا بزرگ ہے عالم میں جس کی ذات
ایسا پیمبروں کا پیمبر ملا مجھے

مختارِ کائنات کی چوکھٹ پہ بے گماں
جودو سخا و فیض کا ساگر ملا مجھے

دل کے مکاں میں کیوں نہ اجالا ہو چار سو
طیبہ کا جب کہ ماہِ منوّر ملا مجھے

نازاں ہوں اپنی خوبیٔ قسمت پہ دمبدم
کون و مکاں کامالک و سرور ملا مجھے

ہے جس کی یاوری کا یہ محتاج کل جہاں
فضلِ خدا سے ایسا ہی یاور ملا مجھے

جچتے نہیں نگاہ میں خورشید ، مہرو ماہ
طیبہ کا جب سے خاور و اختر ملا مجھے

دیکھا ہے جس نے گنبدِ خضریٰ کو بار بار
قسمت کا اپنی وہ تو سکندر ملا مجھے

ہے جس کے سر پر تاجِ فضیلت سجا ہوا
رکھنے کو اس کے روضے پہ یہ سر ملا مجھے

خاک درِ نبی کی طرح جس میں ہو مہک
دنیا میں ایسا مشک ، نہ عنبر ملا مجھے

قسمت پہ اپنی ناز کروں کیوں نہ میں طفیلؔ
مرشد ملا تو ''فاضلِ ازہر'' ملا مجھے

...☆☆☆...

**آپ کے جیسا خوش جمال کہاں**
**آپ کے جیسا خوش خِصال کہاں**

"امتناعِ نظیر" بر حق ہے
اس جہاں میں تری مثال کہاں

جتنا روشن نبی کا چہرہ ہے
اتنا روشن بھلا ہلال کہاں

آمنہ تیرے چاند کے جیسا
دہر میں صاحب جمال کہاں

بڑھنے والوں کو گھٹنا لازم ہے
مصطفیٰ آپ میں زوال کہاں

تشنگی آپ جب بجھائیں گے
مجھ کو محشر کا پھر ملال کہاں

بے طلب جب کہ بخشش دیتے ہیں
در پہ پھر حاجتِ سوال کہاں

کلکِ قدرت کے شاہکار ہیں آپ
دہر میں آپ کی مثال کہاں

لال دنیامیں تو ہزاروں ہیں
ہاں مگر آمنہ کا لال کہاں

جس کی ہیبت سے دنیا تھرائے
اب عمرؓ کی طرح جلال کہاں

مصطفیٰ کے بلالؓ کے جیسا
کوئی دنیا میں اور بلال کہاں

سبز گنبد خیال میں رکھیے
اس سے بہتر کوئی خیال کہاں

کس طرح مدحِ شاہِ دین کروں
فکرو فن میں میری اُبال کہاں

شاہِ بطحا کا ہے کرم احمد
ورنہ تجھ میں کوئی کمال کہاں
...☆☆☆...

غم سینے میں اے سیّد ابرار بہت ہے
فرقت میں تری بندہ یہ بیمار بہت ہے

"اک پل میں سرِ عرش گئے، آئے محمد ﷺ"
حیراں ہے خرد اس پہ کہ رفتار بہت ہے

رتبہ ہے ترا بالا، تراوصف ہے اعلیٰ
اونچا ترے اخلاق کا معیار بہت ہے

للہ مجھے دیجیے اب غم سے رہائی
غم سینے میں اے مونس و غم خوار بہت ہے

اس گلشنِ ہستی یہ خزاں کا ہے تسلّط
پامالِ خزاں دل مرا سرکار بہت ہے

بھردو مرے دامن کو مرادوں سے اے داتا
دنیا میں سخی آپ کا دربار بہت ہے

احمؔد کو عطا سوزِ دروں کیجیے آقا
یہ آپ کی الفت کاطلب گار بہت ہے

...☆☆☆...

**ہے فضلِ کردگار مدینہ شریف میں**
**جنت کی ہے بہار مدینہ شریف میں**

ہے جشنِ پُر وقار مدینہ شریف میں
خوشیاں ہیں بے شمار مدینہ شریف میں

چل اے دلِ فگار مدینہ شریف میں
مل جائے گا قرار مدینہ شریف میں

اے جذبِ شوق خاک کو گردو غبار کو
آنکھوں سے تو بُہار مدینہ شریف میں

اے عمرِ ناتمام بہت ہوگیا یہاں
جا زندگی گزار مدینہ شریف میں

اے چشمِ شوق تو بھی نظارہ یہ دیکھ لے
قدسی کی ہے قطار مدینہ شریف میں

بل کھاتے، مسکراتے ،ابلتے ہیں ہر گھڑی
رحمت کے آبشار مدینہ شریف میں

مدت سے آرزو ہے یہی ،میری روح کا
اے کاش ٹوٹے تار مدینہ شریف میں

احمدؔ کو فکرِ دنیا رُلائے گی کیا بھلا
ہیں اس کے غم گسار مدینہ شریف میں

...☆☆☆...

**یانبی ، یانبی ،یانبی آپ ہیں**
**ضامن و شافعِ امتی آپ ہیں**

آپ آئے تو دنیا منوّر ہوئی
شمس بھی ، چاند بھی، چاندنی آپ ہیں

باغِ عالم میں آنے سے آئی بَہار
روئے پژ مردہ کی تازگی آپ ہیں

رب نے قرآن میں نور فرمادیا
ظلمتِ دہر کی روشنی آپ ہیں

کلکِ فطرت کے ٹھہرے حسیں شاہ کار
مظہرِ ذاتِ حق یانبی آپ ہیں

جس کو سن کر سبھی دم بخود ہو گئے
رب کا وہ نغمۂ سرمدی آپ ہیں

احمؔدِ ناتواں در سے جائے کہاں
مفلسی کے لیے سرخوشی آپ ہیں

...☆☆☆...

**عظمتِ شاہِ دیں دیکھتے رہ گئے**
**نورِ ماہِ مبیں دیکھتے رہ گئے**

وردِ صلِّ علیٰ ہم تو کرتے ہوئے
سبزِ گنبد حسیں دیکھتے رہ گئے

لامکاں سے بھی آگے گئے مصطفیٰ
ان کو روح الامیں دیکھتے رہ گئے

فتحِ مکہ کے دن ان کے رحم و کرم
سارے اعدائے دیں دیکھتے رہ گئے

حسنِ سرکار جب کہ ہوا آشکار
سارے زہرہ جبیں دیکھتے رہ گئے

چہرۂ ''والضحیٰ'' چشم ''مازاغ'' کو
چاند تارے سبھی دیکھتے رہ گئے

چشمِ حیرت سے طیبہ کے گلزار کو
مڑ کے خلدِ بریں دیکھتے رہ گئے

ماہ و انجم چھپاتے ہوئے اپنا رخ
''ان کا روئے حسیں دیکھتے رہ گئے''

جب سرِ عرش احمدؐ گئے مصطفیٰ
ان کو روح الامیں دیکھتے رہ گئے

...☆☆☆...

**لاکھ بدکار،گنہ گار ،سیہ کار ہوں میں**
**ہاں مگر ادنیٰ غلامِ شہِ ابرار ہوں میں**

قیدِآلام و مصائب میں گرفتار ہوں میں
رحمتِ عالمیں ! رحمت کا طلبگار ہوں میں

اپنے ٹکڑوں پہ مجھے رکھ لو مدینے میں شہا!
غم کا مارا ہوا اک مفلس و نادار ہوں میں

دل کے آنگن میں اجالا ہوشہِ جنّ و بشر
دل میں مدت سے لیے حسرتِ دیدار ہوں میں

عظمتِ شاہِ مدینہ کے تحفّظ میں سدا
جاں ہتھیلی پہ لیے مرنے کو تیار ہوں میں

بخش دے جرم و خطا،عزت ورفعت دیدے
خوار و بیمار و خطاوار و گنہ گار ہوں میں

روزِ محشر یہ غلاموں سے کہیں گے آقا
فکر کس بات کی ہے جب کہ مددگار ہوں میں

عشق سرکارِ دوعالم کا خزانہ لے کر
جنّت و خلد کا دنیا میں خریدار ہوں میں

نعت گوئی کی بدولت ہی یہ اعزاز ملا
شعر کی دنیا میں جو آج چمکتا رہوں میں

اب کسی جامِ لبالب کی ضرورت ہی نہیں
بادۂ عشق محمد ﷺ سے تو سرشار ہوں میں

صدقہ حسنین کریمین کا کر دیجے عطا
میرے سرکار بڑا بے کس و لاچار ہوں میں

جو ہیں گستاخ نبی ان کو بتا دے احمدؔ
دشمنِ دیں کے لیے حیدری تلوار ہوں میں

...☆☆☆...

**وہی جو مظہر ذاتِ خدا ہے**
**دوعالم میں اسی کا غلغلہ ہے**

وہی عالم کی وجہِ ابتدا ہے
نبوّت کا وہ حرفِ انتہا ہے

جمال و حسن کا وہ آئینہ ہے
کہ جس کا نام احمد مصطفیٰ ہے

''شبِ اسریٰ'' سے یہ عقدہ کھُلا ہے
یہ گردوں زیرِ پائے مصطفیٰ ہے

مدینہ مرکزِ انوارِ یزداں
''مدینہ مسکن خیر الوریٰ ہے''

نبی کی نعت گوئی کی بدولت
جہاں بھر میں مرا چرچا ہوا ہے

قمر میں آفتاب و کہکشاں میں
نبی کا حسن ہی جلوہ نما ہے

شرف بخشا ہے طیبہ کو نبی نے
یہاں کی خاک میں رکھی شفا ہے

مدینہ طیبہ ہو اس کا مسکن
شکستہ دل کی یارب یہ صدا ہے

کہا شبیرؑ نے گھر کو لٹا کر
نبی کے دین پہ سب کچھ فدا ہے

چلو شہر مدینہ مفلسو تم
غریبوں کا وہی تو آسرا ہے

زبانِ احمدؔ خستہ جگر پر
محمد ﷺ مصطفیٰ صلِّ علیٰ ہے

...☆☆☆...

**جو ہے نعتِ سرور سنانے کے قابل**
**وہ ہے باغِ جنّت میں جانے کے قابل**

جمالِ حبیبِ خدا ہے نظر میں
تصور نہیں یہ ہٹا نے کے قابل

رہِ دیں میں گھر بار جو بھی لٹا دے
وہی آنکھ پر ہے بٹھا نے کے قابل

ہے لاریب خاکِ درِ مصطفیٰ ہی
نگاہوں کا سرمہ بنانے کے قابل

ثنائے نبی میں جو نکلے قلم سے
وہی شعر ہے داد پانے کے قابل

جمالِ رُخِ" والضحیٰ" کے ہی صدقے
ہوئے مہر و مہ جگمگانے کے قابل

کرو فکرِ عقبیٰ سدا تم اے احمدؔ
یہ دنیا نہیں دل لگانے کے قابل

...☆☆☆...

**دوعالم کا تو ہی مسیحا ہے واللہ**
**توہی سب کاماویٰ و ملجا ہے واللہ**

جو جسم مبارک سے مٹی لگی ہے
وہ عرشِ بریں سے بھی اعلیٰ ہے واللہ

" نبی اللہ حی یرزق" سے ثابت
" تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ"

جمالِ حبیب خدا کی بدولت
زمیں سے فلک تک اُجالا ہے واللہ

ہماری مصیبت یکا یک ٹلی ہے
تمھیں جب کہ ہم نے پکارا ہے واللہ

حسیں گنبد خضریٰ کیا ہے اے احمدؔ ؟
یہ عرشِ بریں کا عمامہ ہے واللہ!

...☆☆☆...

**یارب درِرسول پہ جا نا نصیب ہو**
**روضے پہ ان کے نعت سنانانصیب ہو**

گھر بار تیری رہ میں لٹانا نصیب ہو
نام نبی پہ جان گنوانا نصیب ہو

مدفن بنے ''بقیعِ معلیٰ'' ہے آرزو
طیبہ کی ٹھنڈی چھاؤں میں سونانصیب ہو

احرامِ عشق باندھ کے طیبہ کا ہوسفر
اشکوں کے موتی در پہ لٹانا نصیب ہو

مال و منال کی مجھے ہرگز نہیں طلب
نعلینِ پاک سر پہ اٹھا نا نصیب ہو

احمد کی آرزو ہے یہی ربّ کائنات
عشق نبی میں دل کو جلانا نصیب ہو

...☆☆☆...

**باعث کن فکاں السلام علیک**
**ہادیِ انس و جاں السلام علیک**

مالکِ کل جہاں السلام علیک
سرورِ دوجہاں السلام علیک

فخرِ کون و مکاں السلام علیک
نازشِ دوجہاں السلام علیک

مالکِ بحروبر ،حاکم خشک و تر
دہر کے حکمراں السلام علیک

سارے عالم کا ماویٰ وملجا توہی
راحتِ جسم و جاں السلام علیک

شاہِ عرب و عجم تو سراپا کرم
فیض کا سائباں السلام علیک

داعیِ قوم تو ، مصلحِ قوم تو
دینِ حق کی اذاں السلام علیک

ہر طرف ظلم ہے ، ہر طرف زور ہے
الاماں، الاماں السلام علیک ،

اے شہِ بحروبر ،در ترا چھوڑ کر
جائے احمدؔ کہاں السلام علیک

...☆☆☆...

**نازشِ عرشِ معلّٰی آپ ہیں**
**زینتِ دنیا وعقبٰی آپ ہیں**

باعثِ تخلیق ، وجہِ کن فکاں
جانِ جاں، جانِ تجلّٰی آپ ہیں

مظہرِ حسنِ ازل، شاہِ دنیٰ
" یک نے جس کو یک بنایا آپ ہیں"

حق تعالیٰ نے شبِ معراج میں
عرش پر جس کو بلایا آپ ہیں

نورِ اوّل! رب نے جس کے نور سے
سارے عالم کو بنایا آپ ہیں

جس نے حق کا بول بالا کردیا
جس نے باطل کو مٹا یا آپ ہیں

بندگانِ کفر کو جس نے سدا
دین کا رستہ دکھایا آپ ہیں

کفر کے ماحول میں توحید کا
جس نے ہ ے نغمہ سنایا آپ ہیں

کفر کا میخانہ جس نے توڑکر
جام وحدت کا پلایا آپ ہیں

اپنی انگلی کے اشارے سے کیا
چاند کو جس نے دوپارہ آپ ہیں

حضرت ِ مولیٰ علی کے واسطے
جس نے سورج کو بلایا آپ ہیں

لائقِ سجدہ وہی اک ذات ہے
جس نے دنیا کو بتایا آپ ہیں

پیکرِ جو دوعطا ، موجِ سخا
فیض اور بخشش کا دریا آپ ہیں

آپ کا در چھوڑ کر جاؤں کہاں
غم کے ماروں کا مداوا آپ ہیں

دی ہوئی قدرت سے رب کی چاند کو
جس نے انگلی پر نچایا آپ ہیں

احمد و حامد ، محمدّ مصطفیٰ
ابطح ، یٰسین وطٰہٰ آپ ہیں

جس نے دنیائے دنیٰ کی یا نبی
زلفِ برہم کو سنوارا آپ ہیں

وقت کے تپ تے ہوئے صحراؤں میں
رحمتوں کی چھتر چھایا آپ ہیں

اپنے احمؔد پہ کرم کردیجیے
رنج وکلفت میں سہارا آپ ہیں

...☆☆☆...

**دردمندوں کے لیے بن کے شفاآتی ہے**
**روضۂ پاک کو چھوکر جو صبا آتی ہے**

لڑکھڑاتے ہیں قدم جس گھڑی احمدؔ اپنے
"ربِّ سلِّم" کی اسی وقت صدا آتی ہے

بحرِسائل کاہےسائل یہ طفیل احمدؔ بھی
سب کےدامن میں شہاتیری عطاآتی ہے

جھولیاں بھرتے ہیں سلطانِ دوعالم سب کی
ان کو " نا "کہنےمیں گویا کہ حیاآتی ہے

بقعۂ نور بنادیتی ہےصحنِ دل کو
ان کےروضےسےجوچھن چھن کےضیاآتی ہے

...☆☆☆...

**مصطفیٰ آپ کی گلی اچھی**
**شہرِطیبہ کی دل کشی اچھی**

زندگی بھر بندگی اچھی
ورنہ جینے سے موت ہی اچھی

ان کے عُشّاق کی نگاہوں میں
ہو بھلا کیسے خسروی اچھی؟

میرے دل کے نگارخانے میں
حسنِ احمد کی چاندنی اچھی

شاعری کی تمام صِنفوں میں
نعتِ اقدس کی شاعری اچھی

قصرِشاہی کے زیب وزینت سے
بی حلیمہ کی جھوپڑی اچھی

آپ کی زندگی سے ظاہر ہے
مالداری سے مفلسی اچھی

مدحتِ شاہِ دیں میں جو گزرے
درحقیقت وہ زندگی اچھی

سروری جس پہ ناز کرتی ہے
ان کے در کی گداگری اچھی

لوگ کہتے ہیں آج کل احمدؔ
نعت ہوتی ہے آپ کی اچھی

...☆☆☆...

**آمادہ دل ہے کوچۂ سرکار کی طرف**
**نظریں ٹکی ہیں گنبدومینار کی طرف**

جبریل دنگ رہ گئے، جب کہ نظر پڑی
شاہِ دنیٰ کی برق سی رفتار کی طرف

سن کر نویدِ جاں فزا، یعنی "انالھا"
دوڑیں گے سارے احمدِ مختار کی طرف

اخلاق بے مثال ہے، کس کی مجال ہے
انگلی اُٹھائے آپ کے کردار کی طرف

ابرکرم سے داغِ معاصی کو دھوئیے
چشمِ کرم حضور ہو بدکار کی طرف

افلاس کا ہوں مارا ہوا شاہِ بحروبر
چشمِ کرم ہو مفلس ونادار کی طرف

ٹھکرا کے سارے عہدہ ومنصب کو، جاہ کو
میں آگیا ہوں طیبہ کے سرکار کی طرف

خیرات لینے جاتے ہیں شاہ وگدا سبھی
سلطانِ کائنات کے دربار کی طرف

محشر میں بخشواؤ گے احمؔد کو بالیقیں
"کچھ غم نہیں جو تم ہو گنہ گار کی طرف"

...☆☆☆...

زندگی کا قیام تم سے ہے
سانس محوِ خرام تم سے ہے

گردشِ صبح وشام تم سے ہے
زندگی کانظام تم سے ہے

ارض بطحا نگاہِ عالم میں
لائقِ احترام تم سے ہے

سارے عالم کے حاکمِ اعلیٰ
دہر کا انتظام تم سے ہے

رب نے تم کو وہ رفعتیں بخشیں
آسماں زیرِ گام تم سے ہے

میرے دل کے نگار خانے میں
حسن کا ازدحام تم سے ہے

اے فصیحِ عرب، بلیغِ عجم
حسنِ لفظ وکلام تم سے ہے

چاند دو ٹکرے کردیے، اس میں
خرق اور التیام تم سے ہے

تشنہ لب امّتی کی قسمت میں
شیریں کوثر کا جام تم سے ہے

کفر و الحاد کی زباں ہیں گنگ
ان کے منہ میں لگام تم سے ہے

نسبتوں کا کمال ہے بےشک
بندہ یہ نیک نام تم سے ہے

آج شعر و ادب کی دنیا میں
جو ہے احمدؔ کا نام، تم سے ہے

...☆☆☆...

**شمعِ عشقِ نبی جلادل میں**
**الفتِ شاہِ دیں بسادل میں**

عُمر بھر مصطفیٰ کی یادوں کا
یوں ہی ٹھہراہو قافلہ دل میں

غم نے بستر اٹھالیا فوراً
جب لیا نامِ مصطفیٰ دل میں

غم کا طوفان ہوگیا رخصت
جب کہ صلِّ علیٰ پڑھا دل میں

عظمتِ شہ پہ جان دینے کا
کیجیے پیدا حوصلہ دل میں

کیسے دیکھوں بھلا کوئی منظر
سبزگنبد ہے بس گیا دل میں

جیتے جی طیبہ دیکھ لے احمدؔ
بس یہ حسرت ہے اے خدادل میں

...☆☆☆...

**جلوۂ عشقِ نبی دل میں بسالے تو بھی**
**اپنے خوابیدہ مقدّر کو جگالے تو بھی**

مصطفیٰ صلّ علیٰ،صلّ علیٰ پڑھ کےسدا
ان کے دیوانوں میں نام اپنا لکھالے تو بھی

رحمتِ مصطفیٰ آغوش میں لے لے گی تجھے
"چھپ کے تنہائی میں کچھ اشک بَہالے توبھی"

ہیچ آئیں گے نظر سارے مناظر احمدؔ
سبز گنبد کو نگاہوں میں بسالے تو بھی

...☆☆☆...

**سازِوفا پہ جھوم کے گاتی ہے چاندنی**
**عشقِ نبی کا راگ سناتی ہے چاندنی**

خیراتِ حسن لے کے مدینے کے چاندکی
ناز و ادا سے دل کولُبھاتی ہے چاندنی

یہ نورمیرا، نورِنبی سے ہے مستعار
یہ بات سب کو روز بتاتی ہے چاندنی

چہرے پہ مَل کے غازۂ عشقِ نبی سدا
دیوانہ اپنا سب کو بناتی ہے چاندنی

احمؔدنبی کے حسن پہ قربان جائیے
حُسنِ نبی پہ جان لُٹاتی ہے چاندنی

...☆☆☆...

**ابتدائے نعت کا جب تکمِلہ ہوجائے گا**
**عشق والفت کا کشادہ دائرہ ہوجائے گا**

جس کے دل میں جلوۂ عشقِ نبی ہوگا بسا
"پاک اس کی روح اور دل آئینہ ہوجائے گا"

پیشِ داور عاصیوں کے واسطے بیشک دراز
ان کے دامانِ کرم کا سلسلہ ہوجائے گا

بخت اپنا جب کہ لے جائے گا روضے کے قریب
اپنے دل کا پورا ہر اک مدّعا ہو جائے گا

قبر میں جس دم فرشتے مجھ سے پوچھیں گے سوال
اسمِ آقا کی بدولت فیصلہ ہوجائے گا

نعت سرکار دوعالم یوں ہی کر احمد رقم
شاعری میں اونچا تیرا مرتبہ ہوجائے گا

...☆☆☆...

**محمّد، ممجّد کی لب پرصدا ہے**
**زباں پرمری وردِصلِّ علیٰ ہے**

مریضو چلو شاہِ بطحاکی نگری
مدینےکی آب وہوا میں شفاہے

ہدایت کی جس سےشعائیں ہیں پھوٹیں
رسالت کا روشن وہ اک آئنہ ہے

نبی کی رضا سے خدا ہوگا راضی
نبی کی رضا ہی خدا کی رضاہے

ہراک صنف سے اعلیٰ ہے نعت گوئی
یہ سب سےالگ ہے،یہ سب سےجداہے

جہالت کی اس کی تیرہ وتار شب میں
درِمصطفیٰ علم وفن کی ضیاہے

سدا ناز کر اپنی قسمت پہ احمؔد
نبی کی جو مدحت ترا مشغلہ ہے

...☆☆☆...

**نبی کی یاد کا جلسہ سجائے بیٹھے ہیں**
**نظر میں گنبدِ خضریٰ بسائے بیٹھے ہیں**

جو شمع عشقِ محمدؐ جلائے بیٹھے ہیں
وہ گھر بہشت میں اپنا بنائے بیٹھے ہیں

نمازِ عشقِ نبی اس میں ہم کو پڑھنا ہے
یہ دل کو اس لیے کعبہ بنائے بیٹھے ہیں

جمالِ گنبدِ خضریٰ بسا کے آنکھوں میں
یہ سینہ اپنا مدینہ بنائے بیٹھے ہیں

حسین ابنِ علی کا یہ دیکھیے جذبہ
نبی کے دین پہ سب کچھ لُٹائے بیٹھے ہیں

چھِڑا ہے تذکرہ جس وقت شہرِ طیبہ کا
نبی کی یاد میں آنسو بہائے بیٹھے ہیں

کرم کی بھیک ملے گی ضرور اے احمدؔ
درِ نبی پہ جو دھونی رمائے بیٹھے ہیں

...☆☆☆...

# نعتیہ قطعات

دامنِ دل مرا کھنچنے لگا بطحا کی طرف
" خاکِ کوئے شہِ ابرار کی خوشبو آئی "

سارے اوہام وخرافات ہوئے دور مرے
قلب میں آپ کے افکار کی خوشبو آئی

چھٹ گئے وہم وتردّد کے اندھیرے جس دم
قلب میں آپ کے افکار کی خوشبو آئی

گلشن وگُل کو ملی دولتِ نکہت جس دم
دہر میں آپ کے پیزار کی خوشبو آئی

جس گھڑی غور سے قرآنِ مبیں ہم نے پڑھا
آپ کی سیرت وکردار کی خوشبو آئی

...☆☆☆...

فکرو تخیّلات کو پاکیزہ ہم کریں
پھراس کے بعد نعتِ پیمبر رقم کریں

وجہِ نجاتِ اُخروی احمؔد ہے یہ عمل
"یادِنبی سے چشمِ تمنّا کو نم کریں"

...☆☆☆...

سرکار حال زار پہ چشمِ کرم کریں
رنجورہم ہیں، دوری ہررنج والم کریں

ابرکرم کےچھینٹوں سے آقائے نامدار
اس دل کی سرزمین کورشکِ ارم کریں

...☆☆☆...

دکھا دے الٰہی مجھے وہ مدینہ
جہاں بٹتا ہے رحمتوں کاخزینہ

دلوں کے لیے ہے وہ وجہِ سکینہ
جسے لوگ کہتے ہیں احمؔد، مدینہ

...☆☆☆...

**الٰہی دِکھادے مجھے وہ مدینہ**
**جو اقصائے عالم کا ہے اک نگینہ**

بغیر اس کے ایمان ہے نا مکمّل
نبی کی محبّت ہے جنّت کا زینہ
...☆☆☆...

**محمد، محمد، محمد صلی اللہ علیہ وسلم**
**زباں پر رہے ہرگھڑی یہ ترانہ**

رسولِ مکرم کے صدقے میں یارب
لگادے مراپار اب توسفینہ
...☆☆☆...

علوم و معارف سے لبریز سینہ
وہ رکھتے ہیں اسرار حق کا خزینہ

وہ رشکِ چمن ہیں ،وہ جانِ بَہاراں
گُلوں سے ہے بہتر نبی کا پسینہ

**جلوہ ہو بسا قلب میں محبوب خدا کا**
**ہونٹوں پہ مرے ورد رہے صلِ علیٰ کا**

بخشے ہیں انہیں رب نے دوعالم کے خزانے
کونین میں اونچا ہے علَم شاہ ہدیٰ کا

...☆☆☆...

**ان کے چہرے پہ ستاروں کا گماں ہوتا ہے**
**شب کی تاریک میں بھی دن کا سماں ہوتا ہے**

مصطفیٰ آپ کی الفت ہے بنائے ایماں
"آپ ہوتے ہیں جہاں عشق وہاں ہوتا ہے"

...☆☆☆...

مدحِ رسولِ پاک ہو حمد و ثنا کے ساتھ
ذکرِ نبی بھی چاہیے ذکرِ خدا کے ساتھ

دنیا و آخرت کی سعادت بھی نصیب ہو
گذرے اگر حیات جو صلِ علیٰ کے ساتھ

احمدؔ پہ بھی ہو چشمِ کرم سید عالم
مٹ جائیں سبھی رنج و الم سید عالم

...☆☆☆...

دونوں جہاں کے مالک و مختار آپ ہیں
ہم غمزدوں کے مونس و غم خوار آپ ہیں

پوچھے جو مصطفیٰ کا تعارف تو بولیے
قدرت کے کارخانے کا شہکار آپ ہیں

...☆☆☆...

**جنّت کو مصطفیٰ کی حکومت پہ ناز ہے**
**ہم عاصیوں کو ان کی شفاعت پہ ناز ہے**

شہرت کی ہے طلب نہ امارت کی ہے ہوس
ہم کو تو ان کی چشمِ عنایت پہ ناز ہے

...☆☆☆...

**لاریب اپنے وقت کا سلطان بن گیا**
**جو بھی درِ رسول کا دربان بن گیا**

وصفِ رسول پاک میں جو بھی ہوا رقم
محشر میں مغفرت کا وہ سامان بن گیا

...☆☆☆...

**پھیلا ہوا ہے دہر میں مدحت کا سلسلہ**
**سرکار سے عقیدت و الفت کا سلسلہ**

بحرِ محیط سے بھی کشادہ ہے بالیقیں
آقا تمھارے جودو سخاوت کا سلسلہ

جب تک کہ سارے ظلم و خطا بخشوانہ لے
جاری رہے گا ان کی شفاعت کا سلسلہ

...☆☆☆...

**رنج و الم کا،دردکا، کلفت کاسلسلہ**
**سرکار دور کیجیے زحمت کا سلسلہ**

چشم کرم سے کیجیے احمؔد کو سر خرو
تاحشر جاری رکھیے عنایت کاسلسلہ

...☆☆☆...

**وہ امّی تھے مگر دنیا کو حکمت کا شرف بخشا**
**شعور و آگہی، فکر و نظر، علمی شغف بخشا**

شعور بندگی صحرا نشینوں کو عطا کر کے
تمدّن کا طریقہ ،زندگانی کا ہدف بخشا

...☆☆☆...

**دل میں عشق نبی کی دولت ہے**
**مال وزر کی نہیں ضرورت ہے**

مجھ کو طیبہ مین دفن کر دینا
بس یہی آخری وصیّت ہے

...☆☆☆...

**فکر و فن نذرِ شہنشاہِ عرب ہو جائے**
**نعت گوئی مری شہکارِ ادب ہو جائے**

کوئی سرمایہ ملے یا نہ ملے اے مولیٰ
پرچم عشق نبی دل میں نَصب ہو جائے

...☆☆☆...

**دل کو عشقِ شہِ والا کی طلب ہو جائے**
**زندگی اپنی گلستانِ عرب ہو جائے**

نعت گوئی مری ، سرمایۂ عقبیٰ ٹھہرے!!!
"ان کی مدحت مری بخشش کا سبب ہو جائے"

...☆☆☆...

**نعت گوئی ہی مرا ذوقِ ادب ہو جائے**
**واصفِ شاہِ اُمم میرا لقب ہو جائے**

نعت لکھتے رہو، پڑھتے رہو احمدؔ ہر دم
تاکہ حاصل تمہیں خوشنودیِ رب ہو جائے

...☆☆☆...

**اک تجلّی بھی ادھر ماہِ عرب ہو جائے**
**تاکہ روشن دلِ تاریک کی شب ہو جائے**

جگمگا اٹھے خدا یا یہ شبستانِ حیات
زندگی جلوہ گہِ نورو طرَب ہوجائے

...☆☆☆...

اک نظر بندۂ احمؔد پہ بھی اب ہو جائے
اجڑا اجڑا سا چمن دل کا ہے، بھپ ہو جائے

نازشِ دہر ہو تم ،سر و چمن ، جانِ بَہار
دل کی دنیا میں بَہاروں کی بھی چھب ہو جائے

...☆☆☆...

کاش یہ حاصل یہ سعادت مرے رب ہو جائے
مجھ سے توصیفِ شہنشاہِ عرب ہو جائے

سوچ کر بس یہی کرتا ہوں ثنائے آقا
ان کی مدحت مری بخشش کا سبب ہو جائے

ہونٹوں پہ مرے ذکرِ نبی، ذکرِ خدا ہے
ہر ایک مَرض کے لیے کافی یہ دوا ہے

چھائی ہوئی امّت پہ مصیبت کی گھٹا ہے
"اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقتِ دعا ہے"

کیوں گرمیِ محشر کی بھلا فکر ہو مجھ کو
جب سر پہ مرے آپ کی رحمت کی ردا ہے

سرکار ملے زخمِ جگر کو مرے مرہم
اللہ نے تو بخشا تمہیں دستِ شفا ہے

للہ کرم کیجیے احمد پہ بھی آقا
کشکولِ گدائی لیے یہ کب سے کھڑا ہے
...☆☆☆...

بادۂ عشق جب اُبلتا ہے
دل مدینے کی سمت چلتا ہے

یاد آتی ہے جب مدینے کی
لب پہ نامِ نبی مچلتا ہے
...☆☆☆...

**شعلۂ عشقِ مصطفیٰ احمد**
**جس گھڑی قلب میں لپکتا ہے**

حبِّ دنیا کے سارے خرمن کو
آنِ واحد میں یہ نِگلتا ہے

...☆☆☆...

**عشق جب کروٹیں بدلتا ہے**
**اشک رُخسار پہ ٹپکتا ہے**

رنج و کلفت کا مارا احمؔد اب
مصطفیٰ، مصطفیٰ ہی کہتا ہے

...☆☆☆...

**سارے جھنڈوں میں ان کا جھنڈا ہی**
**سب سے اعلیٰ ہے، سب سے بالا ہے**

مصطفیٰ آپ کی طرح کوئی
آج تک دہرمیں نہ آیا ہے

...☆☆☆...

**مصطفیٰ آپ کی بدولت ہی**
**دین کا آج بول بالا ہے**
صاحبِ "والضحیٰ" کے صدقے ہی
ساری دنیا میں یہ اُجالا ہے

...☆☆☆...

**میری "نمازِعشق" کا تو ہی امام ہے**
**توہی رکوعِ عشق ہے تو ہی قیام ہے**

توہی مری دعاہے،توہی دل کامدّعا
تیرےسبب ہی دین کارائج نظام ہے
...☆☆☆...

**چلو بھیک لینے حبیبِ خدا سے**
**کرم بٹ رہاہے درِمصطفیٰ سے**

ہماری زباں تر رہے یاالٰہی
دمِ واپسیں وردِصلِّ علیٰ سے
...☆☆☆...

**مرتبہ "شاہِ دنیٰ" خوب ہے اعلیٰ تیرا**
**کوئی کیا لکھ سکے سرکار قصیدہ تیرا**

نارَ سا فکر، زباں عاجز وقاصر ٹھہری
" وصف کیا خاک لکھے خاک کا پُتلا تیرا "

...☆☆☆...

یادداشت

# HARF-E-MID'HAT

Tufail Ahmad Mishbahi

DABISTAN-E-NAWWABIYA AZIZIYA
QAZIPUR SHARIF